Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پورٹ بکس ۳۹۴، کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر:- عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۵ ‖ ۱۰ ماہ احسان ۱۳۳۲ھش ۱۰ جون ۱۹۵۳ء ‖ نمبر ۶۲

پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کا ایجنڈا تقریباً مکمل ہو گیا

پاکستان کی طرف سے رہبر کمیٹی کے ممبروں کے ناموں کا اعلان چند روز تک کر دیا جائے گا۔

کراچی ۹ جون حکومت پاکستان نے ان معاملات کی فہرست تقریباً مکمل کر لی ہے۔ جنہیں پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کرنا ہے۔ مرکزی حکومت نے مختلف وزارتوں کو ہدایت کی تھی: کہ وہ دونوں ملکوں کے تمام جھگڑوں کی تفصیلات بہم پہنچائیں۔ چنانچہ وزارتوں نے تمام تفصیلات مرکزی حکومت کو بہم پہنچا دی ہیں۔ اب کابینہ کا سیکرٹریٹ عنقریب ہی تمام جھگڑوں کی فہرست مکمل کریگا۔ وزارتوں نے ہر معاملہ پر اپنے نظریات کا اظہار بھی کر دیا ہے۔ ہندوستانی فہرست میں غالباً اقلیتوں کے متعلق لیاقت نہرو معاہدہ پر نظر ثانی متروکہ جائیداد۔ تقسیم کے وقت کے معاہدات۔ فوجی سٹور۔ مال کے کاغذات کے تبادلے۔ اراضی کے تنازعات۔ بعض مالی امور اور دوسرے ایسے مسائل شامل ہوں گے۔ جو دونوں ملکوں کے درمیان تلخی بڑھا رہے ہیں۔ کئی مسائل عام نوعیت کے ہوں گے۔ یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ حکومت پاکستان رہبر کمیٹی کے ممبران مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے۔ رہبر کمیٹی پاکستان اور ہندوستان کے جھگڑوں پر غور کرے گی۔ اور انہیں دونوں وزرائے اعظم کے سامنے پیش کرے گی۔ کمیٹی کے پاکستانی ممبروں کے ناموں کا اعلان غالباً چند روز تک کر دیا جائیگا۔ اس کمیٹی کا پہلا اجلاس طے شدہ فہرستوں پر غور کرنے کے لئے کراچی ہی منعقد ہوگا۔

مصر اور برطانیہ کا اختلاف ایسا نہیں جو دور نہ کیا جا سکے

لنڈن میں پنڈت نہرو کا بیان

لنڈن ۹ جون۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ برطانیہ اور مصر کی حکومتیں بہت سے معاملات پر متفق ہو گئی ہیں۔ اب بہت ہی کم ایسے معاملات رہ گئے ہیں۔ جن پر اتفاق نہیں ہوا یہ انتہائی بدقسمتی ہوگی اگر اس بہت کم گہری خلیج کو بھی نہ پاٹا جائے۔ پنڈت نہرو نے کہا یہ بات صاف ظاہر ہے کہ مصر کی علاقائی خود مختاری کو تسلیم کر لینا ضروری ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ برطانوی حکومت کا بھی یہی نظریہ ہے۔ اب اگر دونوں حکومتوں میں کوئی اختلاف ہے۔ تو وہ آسانی سے دور ہو سکتا ہے۔ جب آپ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا بھارت نے اینگلو مصری تنازعہ کو دور کرنے کیلئے کوئی منصوبہ بنایا ہے۔ تو آپ نے کہا۔ بھارت نے کوئی منصوبہ تیار نہیں کیا۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۹ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ایک ہندو کی طرف سے مسٹر محمد علی کو قرآن مجید کا تحفہ

لنڈن ۹ جون۔ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کی حالیہ ملاقات کے دوران میں پنڈت نہرو نے ایک ہندو کی طرف سے مسٹر محمد علی کو قرآن مجید کی ایک جلد پیش کی۔ یہ تحفہ ایک ہندوستانی پروفیسر رام سنگھ دھارانی کی طرف سے تھا۔ جو لنڈن میں رہائش اختیار کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پنڈت نہرو سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ یہ قرآن مجید مسٹر محمد علی کو پیش کر دیں۔ پروفیسر دھارانی نے پنڈت نہرو کو لکھا تھا "میں آپ کو قرآن مجید کی ایک جلد اس درخواست کے ساتھ بھیج رہا ہوں کہ اگر آپ مناسب خیال کریں تو اسے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کو ہندوؤں کی طرف سے پیش کر دیں یہ تحفہ اس عزت کا آئینہ دار ہے، جو ہمارے دلوں میں پیغمبر اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کے متعلق ہے۔ اور اس محبت کی علامت ہے جو ہمیں پاکستان اور دوسرے مسلم ممالک کے بھائیوں سے ہے۔"

آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ چین کے اقوام متحدہ میں داخلہ کے حامی نہیں

لنڈن ۹ جون۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا۔ کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی اکثریت کمیونسٹ چین کی اقوام متحدہ میں داخلہ کی حامی ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لنڈن میں آسٹریلوی حلقوں نے کہا ہے۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ ہی ایسے ممالک ہیں۔ جو اس مطالبہ کی حمایت نہیں کر رہے۔

حکومت پاکستان نے کسی مرحلہ پر بھی مشرق وسطیٰ کی دفاعی تنظیم میں شرکت کے سوال پر غور نہیں کیا

وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان کا بیان

کراچی ۹ جون۔ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے آج ایک پریس انٹرویو میں کہا ہے کہ حکومت پاکستان نے کسی مرحلہ پر بھی مشرق وسطیٰ کی دفاعی تنظیم میں شرکت کے سوال پر غور نہیں کیا۔ آپ نے کہا کہ آج کے اخبارات میں میری طرف یہ منسوب کیا گیا ہے کہ میں نے "نائمز آف انڈیا" کے نامہ نگار کو یہ بیان دیا ہے کہ جنرل محمد نجیب مشرق وسطیٰ کی دفاعی تنظیم کے حامی ہیں۔ میں نے دوسرے ملکوں کی جانب سے ان کے نظریات بیان کرنے سے ہمیشہ احتراز کیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے مشرق وسطیٰ کی دفاعی تنظیم کے بارے میں جنرل نجیب کے خیالات سے آگاہی ہی نہیں ہے۔ البتہ مجھے یقین ہے کہ اس وقت جنرل نجیب کا سب سے بڑا مدعا اس وقت انگریزی فوجوں کو نہر سویز کے علاقہ سے نکالنا ہے۔ اسی طرح میں نے پاکستان کی کسی بھی تنظیم میں شامل ہونے کے متعلق کسی قسم کے خیالات کا اظہار نہیں کیا۔ کیونکہ یہ سوال ایسا ہے۔ جس پر حکومت پاکستان نے کچھ غور ہی نہیں کیا

میں ایک لمبے عرصہ تک کے لئے حکومت بناؤنگا

فرانس کے نامزد وزیر اعظم مسٹر بدولت کا اعلان

پیرس ۹ جون۔ مسٹر جارج بدولت فرانس کے نامزد وزیر اعظم نے کل کہا ہے کہ وہ یا تو ایک لمبے عرصہ تک کے لئے حکومت بنائیں گے یا سرے سے حکومت ہی نہیں بنائیں گے مسٹر بدولت جو ایم۔ آر۔ پی۔ کرسچن ڈیموکریٹس کے لیڈر ہیں۔ بدھ کے روز قومی اسمبلی سے اپنے تقرر کی منظوری لیں گے۔ انہوں نے یہ بیان ایک پریس کانفرنس میں دیا۔ مسٹر بدولت نے کہا کہ وہ اپنی زندگی کے ایک بہت بڑے مشکل سیاسی کام کو سرانجام دینے کا بیڑہ اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے یہ ذمہ داری اسلئے قبول کر لی ہے کیونکہ ان کے خیال میں وقت آ گیا ہے کہ فرانس میں ایک ذمہ دار انصاف پسند اور نظم و نسق کو برقرار رکھنے والی حکومت قائم ہو۔

پنڈت نہرو چین کا دورہ کریں گے

لنڈن ۹ جون۔ باخبر حلقوں نے خبر دی ہے۔ کہ وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو کوریا میں صلح کے بعد کمیونسٹ چین کے خیر سگالی دورہ پر روانہ ہو جائیں گے پنڈت نہرو کا یہ دورہ غالباً اس لمبے عرصہ کی غیر رسمی دعوت کے سلسلہ میں ہوگا۔ جو پیکنگ کی حکومت نے انہیں دی تھی۔ لیکن دعوت کے موصول ہونے پر پنڈت نہرو نے جواب دیا تھا۔ کہ جب تک کوریا کی جنگ جاری ہے۔ وہ چین کا دورہ نہیں کریں گے۔ بھارتی ذرائع سے سرکاری طور پر اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پرنٹرز [illegible] میں طبع کرا کر دفتر المصلح [illegible] کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۰ جون ۱۹۵۲ء

مسئلہ کوریا

موجودہ زمانہ کے حالات کے ماتحت بعض ممالک کی جغرافیائی پوزیشن ایسی ہوگئی ہے کہ ان ممالک کے رہنے والوں کی مرضی کے بغیر ہی بڑی بڑی اقوام کی غیر ملکی ڈپلومیسی کی وجہ سے انہیں خواہ مخواہ پسنا پڑ رہا ہے۔ ان ممالک میں سے اس وقت کوریا سب سے نمایاں ہے۔ جب سے دوسری عالمگیر جنگ ختم ہوئی ہے۔ کوریا کی حالت نازک سے نازک تر ہوتی چلی گئی ہے۔ اس کی جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ روس اور امریکی بلاک دونوں میں سے کوئی بھی پورے کوریا پر اپنے سے غیر کا اثر برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جرمن کی طرح اس کے بھی ٹکڑے کرنے پڑے۔ شمالی حصہ روس کے زیر اثر رہنا قرار پایا اور جنوبی حصہ امریکہ کے۔

شروع ہی سے دونوں طرف سے یہ کشمکش جاری چلی آئی ہے۔ کہ پورے کوریا پر دونوں بلاکوں میں سے ایک کامیاب ہو جائے۔ روس یہ چاہتا ہے کہ تمام کوریا اشتراکی بن جائے۔ اور امریکی بلاک یہ چاہتا رہا ہے۔ کہ تمام کوریا اس کے زیر اثر جمہوری بن جائے۔ آخر یو۔ این۔ او کی طرف سے کمشنیں بٹھائی گئیں۔ اور ایک طویل مدت تک اس کے اسٹیج پر کوریا کے مسئلہ پر سرد جنگ لڑی گئی؛

باوجودیکہ ملک کو دو حصوں شمالی اور جنوبی میں تقسیم کر کے ایک خط متفارق کھینچ دیا گیا۔ مگر یہ کشمکش ختم نہ ہوئی۔ اور آخر شمالی کوریا نے روس کی مدد سے جنوبی کوریا پر حملہ بول دیا دوسری طرف امریکی بلاک نے یو۔ این او کو اپنے فیصلہ کی خلاف ورزی کے تدارک کے لئے اکسایا اور اس بہانے سے شمالی کوریا سے جنگ شروع ہوگئی۔ پہلے پہلے تو شمالی کوریا کامیاب رہا۔ مگر بعد میں کمک پہونچ جانے کی وجہ سے جنوبی کوریا یا یوں کہنا چاہیئے یو این او بلکہ دراصل امریکہ حملہ کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اب حالت یہ ہے کہ ایک طرف تو صلح کی باتیں ہو رہی ہیں اور جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے معاہدہ پر دستخط بھی ہو چکے ہیں۔ مگر لڑائی ابھی تک جاری ہے معاہدہ پر دستخط ہونے کی خبر کے ساتھ ہی یہ خبریں بھی آرہی ہیں۔ اول یہ کہ اشتراکیوں نے جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیئول پر ایسی شدید بمباری کی ہے۔ کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ دوم یہ کہ سنگمن ری کی قیادت میں صدر جنوبی کوریا کی قومی اسمبلی نے اعلان کر دیا ہے کہ جنوبی کوریا اس معاہدے کے باوجود جنگ جاری رکھے گا۔ تاوقتیکہ سنگمن ری کی شرائط تسلیم نہ کی جائیں۔ جن میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ شمالی اور جنوبی کوریا کو متحد کر کے ایک جمہوری حکومت بنایا جائے۔ سنگمن ری کی دوسری شرط یہ ہے کہ امریکی فوجی چوکیاں تحفظ کے لئے قائم رہیں؛

قیدیوں کے تبادلہ کے معاہدہ کی تکمیل کے ساتھ ہی جنوبی کوریا میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اعلےٰ طبقہ کے سیاستدانوں کا یہ خیال ہے کہ تبادلہ کے معاہدہ کی تکمیل کوریا میں جنگ کے اختتام کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ اور یہ بدنصیب ملک پُرامن ہو جائے گا۔

امریکہ کے صدر آئزن ہاور اور سنگمن ری کے مابین تلخ کلمات کی حد تک اس معاملہ پر خط و کتابت بھی ہو چکی ہے۔ صدر آئزن ہاور چاہتے ہیں کہ جنگ سے پہلے جو صورت حال کوریا کی تھی اسی کے مطابق صلح ہو جائے۔ مگر جنوبی کوریا کے لوگ بقول سنگمن ری اس بات پر آمادہ نہیں ہیں۔ صدر آئزن ہاور نے جنوبی کوریا کو یہ پیشکش بھی کی ہے کہ امریکہ کوریا کو بڑے پیمانے پر اقتصادی امداد دے گا۔ اور امریکہ پُرامن طریقے سے کوریا کے اتحاد کی بھی کوشش کرتا رہے گا وغیرہ

جنوبی کوریا نے اس وقت جو شور و شر مچایا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔ یہ تو امریکہ اور جنوبی کوریا کے مدار المہام ہی اچھی طرح جانتے ہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اس وقت روس کے ساتھ امریکہ اور خاصکر برطانیہ کسی نہ کسی طرح کا سمجھوتہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ برطانوی کامن ویلتھ کے وزراء نے جو چار نکاتی شرائط برمودا کانفرنس کے لئے پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خاصکر برطانیہ کسی نہ کسی طرح روس سے صلح و صفائی کر لینا چاہتا ہے۔ ان شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اشتراکی چین کو یو این او کار کن تسلیم کر لیا جائے۔

کوریا کی جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ وہ تقریباً تمام اطراف سے اشتراکی اثرات سے گھرا ہوا ہے۔ مشرق و جنوب میں اشتراکی چین اور شمال میں اشتراکی روس ہے پھر اس کا شمالی حصہ خود اشتراکی ہے۔ ایسی صورت میں جمہوری ممالک کا دیرپا اثر وہاں قائم رہنا بظاہر سخت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری کا یہی خیال ہے کہ جنگ ختم ہوتے ہی شمالی اثر جنوبی حصہ پر بھی چھا جائے گا۔ اور جب تک امریکہ کی مضبوط فوج کوریا کی حفاظت پر تعینات نہ رہے گی۔ اشتراکیت سے بچنا ناممکن ہے الغرض اس وقت عالمی پالیٹکس نہایت نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ اگر کوریا اور دنیا کی قسمت اچھی ہوئی۔ تو ہو سکتا ہے کہ برمودا کانفرنس کے نتیجہ میں کچھ عرصہ کے لئے امن کی ضمانت ہو جائے۔ ورنہ بہت ممکن ہے کہ اس سے تیسری عالمگیر جنگ کے شعلے یک لخت بھڑک اٹھیں؛

صدقۃ الفطر —— ایک مالی عبادت

رمضان المبارک بحیثیت مجموعی مسلمانوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا مہینہ ہے سال کے باقی گیارہ مہینوں میں جو عبادات مختلف رنگوں میں انسان پر فرض کی گئی ہیں۔ اس مہینہ میں ان سب کا کچھ نہ کچھ حصہ تربیتی نصاب کے طور پر رکھ دیا گیا ہے۔ تا انسان ان فرائض کو ادا کرنے کی مشق کر کے آئندہ زندگی میں حتی الامکان اس طرز عمل کو برقرار رکھے؛

چنانچہ اس مہینہ میں جہاں اللہ تعالےٰ کے قرب کے حصول اور محبت کے لئے عام نمازوں کے علاوہ تہجد کی نماز اور دن کے نوافل اور انسانی نفس کی اصلاح اور قربانی پر آمادگی کے لئے روزہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور مختلف بدنی اور جسمانی عبادات مقرر کی گئی ہے۔ وہاں ایک مالی عبادت بھی رکھی گئی ہے۔ اور اپنے گناہوں کے کفارہ نیز اس مبارک مہینہ میں اپنے غریب اور نادار بھائیوں کی امداد کے لئے صدقہ کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ جسے صدقۃ الفطر یا فطرانہ کہتے ہیں۔ یوں تو رمضان المبارک میں صدقہ اور خیرات پر پہلے ہی بہت زور دیا گیا ہے۔ اور بہت زیادہ تحریک کی گئی ہے۔ لیکن رمضان کے خاتمہ سے قبل اس صدقہ کی ادائیگی کو فرض اور لازمی قرار دیا ہے۔ گویا اگر کوئی انسان طوعی طور پر یہ ثواب حاصل نہیں کر سکا۔ تو کم از کم اس لازمی حصہ میں شریک ہو کر ضرور کچھ نہ کچھ نیکی کا سامان پیدا کر لے اس لئے صدقۃ الفطر کی ادائیگی سے کسی ایک شخص کا بھی استثنا نہیں کیا گیا۔ امیر ہو یا غریب چھوٹا ہو یا بڑا۔ آزاد ہو یا غلام۔ مرد ہو یا عورت سب کی طرف سے اس صدقہ کا باقاعدہ شرح کے مطابق ادا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح انسان کی کمزوریوں کا کفارہ ہو جائے۔ اور ان غریب اور نادار بھائیوں کی امداد کا رستہ نکل جائے جو اس خوشی کے موقعہ پر بھی خوشی کے عام سامانوں سے محروم ہوتے ہیں

چونکہ اس صدقہ کی بہت بڑی غرض خوشی کے اس موقعہ پر اپنے دوسرے بھائیوں کی امداد ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ عید سے دو تین دن قبل اسے اکٹھا کر کے مستحقین میں تقسیم کر دیا جائے۔ بعض جگہ اور خصوصاً دیہاتوں میں یہ رواج ہے۔ کہ وہ عین عید کی نماز سے قبل یہ چندہ جمع کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مستحقین کو ایسے وقت میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جبکہ خوشی کی یہ تقریب گزر چکی ہوتی ہے۔ اور اس طرح وہ لوگ بشاشت قلب کے ساتھ ان خوشیوں میں شریک ہونے سے محروم رہ جاتے ہیں اور اپنی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے

پس یہ نیکی جو رمضان المبارک کے ایام کی مالی طور پر آخری نیکی ہے۔ اسے جلد تر ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ تا اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا ثواب بھی جلد تر اور بہتر ملے اور ضرورت مند دوستوں کے لئے بھی صحیح وقت پر کام آسکے۔ اور رمضان المبارک کے دنوں میں ہی ضرورت مندوں کی دعاؤں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔

صدقۃ الفطر کی یہ رقم مقامی غربا اور مساکین کے لئے ہوتی ہے۔ اور انہی میں یہ تقسیم ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو۔ تو پھر یہ رقم مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے؛

دعائے مغفرت

میرے والد چوہدری کرم الدین صاحب المعروف موہن ۲۸ مئی بروز جمعرات وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم موصی اور صحابی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ بشیر احمد یکوال

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح عظیم

امریکہ کے مشہور دشمنِ اسلام مسٹر ڈوئی کا عبرتناک انجام ——— بعض جدید تفاصیل

از مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ اسلام امریکہ

گزشتہ سے پیوستہ

صیحون کا شہر
(Zion City)

امریکہ کی عظیم جھیل مشی گن کے جنوبی کنارے پر شکاگو کا شہر واقع ہے۔ جو اس ملک میں آبادی اور اہمیت کے لحاظ سے نیویارک کے بعد دوسرے درجہ پر شمار ہوتا ہے یہ شہر جہاں پر قریباً ۴۰ لاکھ انسان بستے ہیں۔ امریکہ کی تجارت، ذرائع آمد و رفت، صنعت و حرفت کا بڑا مرکز ہے۔ شکاگو کے شمال کی طرف جھیل مشی گن کے کنارے کنارے ایک خوبصورت سڑک سرسبز و شاداب اور پُر فضا علاقے میں سے گزرتی ہے۔ جو شاہراہ ۴۲ کے نام سے موسوم ہے۔ اس شاہراہ کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی بستیاں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر آباد ہیں۔ اس سڑک پر سفر کرنے والا مسافر جلد ہی یہ محسوس کر لیتا ہے کہ شکاگو کے دولتمند اور خوشحال طبقہ نے اپنی رہائش کے لئے اس علاقے کو اپنے لئے انتخاب کر لیا ہے۔ سڑک کے دو رویہ خوبصورت اور بڑی بڑی کوٹھیاں اس علاقے کی غمازی کرتی ہیں۔ شکاگو سے قریباً نوّے میل کے فاصلہ پر اسی شاہراہ کے دوسرے کنارے پر ملواکی کا شہر آباد ہے۔ جو بذاتہ ایک مشہور صنعتی مقام ہے۔ شراب کے بڑے بڑے کارخانے بھی اس شہر میں ہیں۔ شکاگو اور ملواکی کے درمیان اس قدر آمد و رفت ہے۔ کہ تین مختلف کمپنیوں کی ریل گاڑیاں تھوڑے تھوڑے وقفے سے دن رات چلتی رہتی ہیں۔ اور سڑکوں پر بھی ہزاروں ہزار موٹر کاروں اور ٹرکوں کا ۲۴ گھنٹے تانتا بندھا رہتا ہے۔

شکاگو میں مسٹر ڈوئی کی طاقت اب اس قدر بڑھ چکی تھی۔ کہ وہ اپنے مرکز کے لئے ایک الگ شہر کے قیام کا خواب دیکھنے لگا۔ زائن بنک میں روپیہ عام تھا اس بنک کے علاوہ زائن لینڈ اینڈ انویسٹمنٹ ایسوسی ایشن کے نام سے ایک کمپنی الگ کھل چکی تھی۔ اور جبکہ گورنمنٹ بانڈز صرف دو فیصدی منافع دیتے تھے۔ یہ ایسوسی ایشن نو فیصدی منافع دینے کا اعلان کر رہی تھی۔ ڈوئی نے اپنے مستقبل کے مرکز کے لئے شکاگو کے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ مگر آخر کار اس کی ہوشیار نظر نے ملواکی اور شکاگو کے درمیان جھیل کے کنارے پر اس پُر فضا علاقے کو ہی عیسائیت کے آئندہ مرکز کے لئے چنا ایک تو مشی گن کی وسیع جھیل کی اپنی شوکت و عظمت ہی اس کے کنارے کے شہروں کو دوسرے امریکن شہروں سے ممتاز کرتی ہے۔ پھر ڈوئی نے یہ بھی اندازہ کیا۔ کہ جوں جوں شکاگو اور ملواکی اور ان کے گرد و نواح میں صنعت و حرفت اور انڈسٹری میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ اس علاقے کی زمین کی قیمت بڑھتی جائے گی۔ پھر یہ خاص قطعہ زراعت کے لحاظ سے بھی خوب زرخیز تھا۔ وہ اپنے خیالات کی دنیا میں یہ خواب دیکھتا تھا۔ کہ ایک روز جب جھیل مشی گن کا اتصال بحر اوقیانوس سے ہو جائے گا۔ تو بڑے بڑے بحری جہاز صیحون کے جھنڈے لہراتے ہوئے نہ صرف شہر صیحون کی مصنوعات کو دنیا کے کناروں تک پہونچائیں گے۔ بلکہ اس کے مشہور اخبار "لیوز آف ہیلنگ" کے مختلف ایڈیشن دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں میں صیحون سے شائع ہو کر چار دانگ عالم میں صیحون کا "روحانی شفا" کا پیغام بھی کر جائیں گے۔ اور دنیا کے اطراف و جوانب سے نہ صرف ہر قسم کی تجارتی اشیاء بلکہ ہزاروں ہزار زائرین کو بھی صیحون میں بھر بھر کر لائیں گے۔ وہ اپنے تصور میں وہ زمانہ دیکھ رہا تھا۔ جب یہ زائرین شہر صیحون کے قریب پہونچ کر جہاز کے عرشہ اور کھڑکیوں میں سے صیحون کے اونچے اونچے برج اور فلک بوس عمارتوں کا نظارہ کریں گے۔ اس کی خیالی دنیا میں یہ وقت اسلام کے کلی استیصال اور عیسائیت کی بادشاہت کا وقت تھا۔ مگر جیسا کہ ہم آگے چلکر مشاہدہ کریں گے۔ خدائی تقدیر اس کے ان طاغوتی ارادوں پر مسکرا رہی تھی۔ اس وقت ڈوئی کو کیا علم تھا۔ کہ وہ درحقیقت اپنی ہلاکت کا گڑھا کھود رہا ہے۔ اور کہ آئندہ زمانے میں اس کے تعمیر کردہ شہر کی ایک ایک اینٹ اس کی عبرت انگیز داستان کو زبان حال سے دہرا دہرا کر یہ گواہی دیتی رہے گی کہ ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

شہر صیحون کے لئے مجوزہ زمین کا خریدنا ڈوئی جیسے ہوشیار شخص کا ہی کام تھا۔ پہلے اس نے اپنے چند مشیروں سمیت بھیس بدلکر اس سارے علاقے کا از خود معائنہ کیا۔ اور پھر اس خیال سے کہ اس کا نام پبلک میں آجانے کی وجہ سے براہ راست زمین خریدنے میں قیمت چڑھ جائے گی۔ اس نے اپنی طرف سے غیر معروف ایجنٹ مقرر کئے۔ جنہوں نے آہستہ آہستہ ساڑھے چھ ہزار ایکڑ زمین معمولی قیمت پر خرید لی۔ اس گیارہ مربع میل قطعہ کی ایک حد اگر جھیل مشی گن تھی۔ تو دوسری حد شکاگو سے ملواکی جانے والی ریل کی پٹڑی درمیان میں سطح جھیل سے قریب پونے دوسو فٹ بلند ہموار میدان مختلف مالکان زمین سے سودے کرنے کے دوران میں ڈر تھا کہ کہیں کسی اخبار کے نامہ نگار کو شک نہ پڑ جائے کہ یہ ساری زمین ڈوئی کے لئے خریدی جا رہی ہے۔ اس لئے ان دنوں میں ڈوئی نے پریس پر اپنے حملے اور سخت کر دیئے۔ تاکہ پریس والوں کی توجہ اسکے شکاگو کے اندر کے مرکز تک ہی محدود رہے۔ اور اس طرح سے کسی کو شبہ تک بھی نہ ہو۔ کہ مسٹر ڈوئی ایک خاص مہم میں مصروف ہے۔ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۹ء کو یعنی نوروز سے پہلے کی شام کو ڈوئی نے شکاگو کے بڑے گرجا میں اس نے ایک خاص جلسہ کیا۔ سٹیج پر ایک ۲۵ مربع فٹ مخملی پردہ آویزاں تھا۔ اس نے پہلے سے اعلان کیا تھا کہ یہ جلسہ ساری رات جاری رہے گا۔ اور صیحون کی تاریخ میں اس کی خاص اہمیت ہوگی۔ ہر آنے والا اس مخملیں پردہ کو دیکھتا اور تعجب و حیرت سے سوچتا کہ آخر اس پردے کے پیچھے کیا ہے۔ جونہی رات کے گھڑیالوں نے رات کے بارہ بجا کر نئے سال کی آمد کا اعلان کیا۔ عین اس وقت ڈاکٹر ڈوئی نے اس پردہ کی رسی کھینچی۔ اور معتقدین کی نگاہیں اس پچیس فٹ لمبے اور اتنے ہی چوڑے ایک نقشے پر پڑیں۔ یہ اس گیارہ مربع میل زمین کا نقشہ تھا جو اس نے کمال مہارت سے عیسائیت کے آئندہ مرکز کے لئے خریدی تھی لوگوں کا جوش و خروش پورے کمال پر تھا۔ وہ ایک تجربہ کار اور ماہر فن کار تھا۔ ابھی اس کے ترکش میں اور تیر باقی تھے۔ ابھی وہ اپنے عقیدت مندوں کو اور مرعوب کرنا چاہتا تھا۔ لوگ وفور جذبات کے ساتھ اس شاندار کامیابی پر خوشی کے آنسو بہا رہے تھے۔ کہ کچھ دیر کے بعد اس نے اس قطعہ زمین کے نقشے کو ایک طرف سرکا دیا اب لوگوں کے سامنے اس کی جگہ پر ایک اور نقشہ تھا۔ یہ اس زائن شہر کا نقشہ تھا۔ جو اس قطعہ پر جلد ہی تعمیر ہونے والا تھا۔ ایک عظیم شہر جس کے وسطوں وسط میں ایک خوبصورت پارک میں زائن کے بڑے گرجا کے برج اور مینارے نظر آرہے تھے۔ اس کامیابی کا اعلان ڈوئی نے اس ہوشیاری سے کیا کہ اگر ایک طرف شکاگو کے اخبار اور جائدادوں کی کمپنیاں مرعوب ہو گئیں۔ تو دوسری طرف عقیدت کیش مریدوں نے لاکھوں لاکھ ڈالر اس کے پاس چند ہفتوں کے اندر پیش کر دیئے۔ صیحون کے شہر کی تعمیر زور و شور کے ساتھ جلد ہی شروع کر دی گئی۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ قطعات لیز پر دیئے گئے۔ تاکہ اس حیلے سے زائن شہر میں من مانے قوانین جاری کئے جاسکیں۔ لیز کی میعاد ۳۰۰۰ سنہ عیسوی تک رکھی گئی۔ تعمیر کے ہر مرحلہ پر اس کی تصویریں۔ لیوز آف ہیلنگ میں شائع ہوتی رہیں۔ اس اخبار کی اشاعت اتنی بڑھ گئی کہ زائن پریس کے لئے سات نئی مشینیں خریدی گئیں۔ تعمیر کا کام اس سرعت سے ہوا کہ زمین کی خرید کے ڈیڑھ سال بعد ہی یعنی ۱۵ جولائی ۱۹۰۱ء کو نئے شہر کے دروازے پُر تکلف تقاریب کے ساتھ کھول دیئے گئے۔ اور قریباً نو ماہ بعد ہی یعنی ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء کو یہ شہر قانونی طور پر انکارپوریٹ بھی ہو گیا۔ اب اس شہر کا عملی حکمران جنرل اوورسیر ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی ہی تھا۔ صیحون کے بنک تمام جنرل سٹورز۔ فیکٹریاں۔ دوکانیں۔ انڈسٹریز

حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ دشمنانِ اسلام پر

(۲)

(از مکرم عبدالمجید صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت کراچی)

"یالیتنی کنت ترابا." کی پیشگوئی اتم اور اکمل طور پر اور پوری شان و شوکت کے ساتھ فتح مکہ کے وقت جلوہ گر ہوئی. جب حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوئے۔ یہ وہ وقت تھا۔ جب کفار کی طاقت کلیۃً ٹوٹ چکی تھی۔ ان کی اکثریت جس پر انہیں بیجا فخر و ناز تھا۔ اقلیت میں تبدیل ہو چکی تھی۔ ان کی عظمت و شوکت ان کی قوت و طاقت ان کے جتھے و گروہ جن کے بل بوتے پر انہوں نے بے گناہوں پر ظلم ڈھائے تھے. سب ملیامیٹ ہو چکے تھے. وہ کفار مکہ جو قبل ازیں اسلام کے مٹانے پر کمربستہ تھے۔ ان کے لئے وہ کس قدر حسرت و یاس کا موقع تھا۔ کہ بڑے بڑے خاندان تمام مسلمان ہو چکے تھے، ان کی اولادیں۔ ان کے عزیز و اقارب۔ ان کے یار دوست اسلام کا جوا اپنی گردنوں پر ڈال چکے تھے۔ کسی کی بیوی اسلام میں داخل تھی. کسی کا باپ اسلام میں داخل تھا، کسی کا کوئی رشتہ دار اسلام میں داخل ہو چکا تھا. تمام وہ قبائل جن کی امداد پر کفار مکہ کو بھروسہ تھا۔ اس دن کفر کا نہیں بلکہ اسلام کا جھنڈا لہرا رہے تھے۔ اس عظیم الشان اور بے مثل پیشگوئی کے ظہور کے وقت کفار اور مشرکین کے دلوں میں کس طرح بار بار یہ خیال آتا ہوگا۔ کہ اگر ہم حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرتے۔ تو کیا ہی اچھا ہوتا. جب حضور نے مکہ میں داخلے کے وقت یہ اعلان کیا ہوگا. کہ جو شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ رہے گا. اس سے کچھ باز پرس نہ ہوگی۔ اس موقع پر وہ ظالم جنہوں نے مسلمانوں کو بڑی بڑی سخت اذیتیں پہنچائی تھیں. کس طرح اپنے گھروں کے اندر بیٹھے ہوئے سوچتے ہوں گے۔ کہ اگر ہم اسلام کی مخالفت نہ کرتے. تو آج ہم بھی گھوڑے دوڑاتے ہوئے مکہ کی گلیوں میں پھر رہے ہوتے۔ اور مکانوں کے اندر چھپ کر نہ بیٹھے ہوتے۔ اور یا کہتے ہوں گے "یا لیتنی کنت ترابا." اے کاش ہم اس سے قبل مٹی ہو چکے ہوتے۔ تاکہ اس ذلت اور ندامت کے نظارہ کو اپنی آنکھوں سے تو نہ دیکھتے. مکہ کے وہ بڑے بڑے رؤسا اور سردار جو نہایت حقارت کے ساتھ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا کرتے تھے جب وہ دیکھتے ہوں گے۔ کہ وہ معمولی غلام جن کو ہم خاطر میں بھی نہ لاتے تھے۔ وہ گنتی کے چند غریب جن کا ہم نے مدتوں بائیکاٹ کیا۔ وہ جن کے مکانوں کو ہم نے لوٹا تھا۔ اور سامانوں کو نذر آتش کر دیا تھا۔ وہ جن کو اپنے شہر سے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ جن کی تحقیر ہمارا دن رات کا کام تھا۔ اور جن کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی تک ہم نے زور لگایا تھا۔ وہ آج ہم پر غالب آ چکے ہیں۔ اور ہم ان کے سامنے معمولی غلاموں کی طرح کھڑے ہیں۔ تو ان کے دلوں میں کیا کیا حسرتیں پیدا ہوتی ہوں گی۔ اور کس طرح وہ اپنے دلوں میں بار بار کہتے ہوں گے۔ "یا لیتنی کنت ترابا" اے کاش ہم اس سے پہلے مر کر فنا ہو چکے ہوتے۔ اور اس شرمندگی اور ذلت کو دیکھنے سے بچ جاتے۔ اللہ۔ اللہ کس شوکت اور جلال۔ شان و عظمت کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد و بارک وسلم۔

"یالیتنی کنت ترابا." کا نقشہ ان کفار نے تو مشاہدہ کیا ہی تھا۔ جو حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھے۔ مگر ان ظالموں کو کیا علم تھا۔ کہ وہ جور و ستم جو انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کئے ان کا خمیازہ نہ صرف انہیں ہی اٹھانا پڑے گا۔ بلکہ ان کی نسلیں بھی اس ذلت و نکبت سے حصہ لیں گی۔ جن سے انہیں خود دوچار ہونا پڑا۔ کاش کہ حق و صداقت کے دشمن اپنی خاطر نہیں تو اپنی نسلوں کی خاطر ہی ان مخالفانہ حرکات سے باز رہتے۔ مگر افسوس کہ ہر ماموریت کے زمانہ میں یہ امر لوگوں کی نظر سے پوشیدہ اور اوجھل ہو جاتا ہے۔ اور اپنی قوت و طاقت کے نشہ میں وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ جو جابرانہ اور ظالمانہ سلوک وہ اکثریت میں ہوتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کے ساتھ روا رکھتے ہیں۔ ان کی زندگیوں میں جلد ہی وہ وقت آ جاتا ہے۔ کہ ان کو نہ صرف اپنا ہی انجام بد دیکھنا پڑتا ہے. بلکہ ان کی اولادوں کو بھی اپنے آباؤ اجداد کی کارکردگی کا نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے۔ اس کی روشن اور واضح مثال وہ واقعہ ہے۔ جو حضرت عمر رضؓ کی عہد خلافت میں رونما ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ اپنی خلافت کے ایام میں حج بیت اللہ کے لئے مکہ میں تشریف لائے، حج سے فراغت کے بعد بڑے بڑے رؤسا جو مشہور خاندانوں میں سے تھے۔ مبارکباد دینے اور سلام عرض کرنے کے لئے آئے۔ یہ لوگ کفار مکہ کی اولاد میں سے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ حضرت عمرؓ ہمارے خاندانوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس لئے اب جبکہ وہ خود بادشاہ ہیں۔ ہمارے خاندانوں کا بھی پوری طرح اعزاز کریں گے۔ اور ہم پھر اپنی گم گشتہ عزت و ناموس کو حاصل کر سکیں گے۔ حضرت عمر رضؓ نے بھی ان کو نہایت عزت سے بٹھایا۔ اپنے قرب میں جگہ دی۔ اور عزت و تکریم سے مختلف امور پر ان سے باتیں شروع کر دیں۔ ابھی باتوں میں ہی وہ مشغول تھے۔ کہ حضرت عمرؓ کی مجلس میں حضرت بلال رضؓ آ گئے۔ تھوڑی دیر گزری۔ تو حضرت خباب تشریف لے آئے۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے سات اول الایمان غلام آتے چلے گئے۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جو ان رؤسا یا ان کے آباء کے غلام رہ چکے تھے۔ اور جن پر وہ اپنی طاقت اور شوکت کے زمانہ میں شدید ترین مظالم ڈھا چکے تھے۔ حضرت عمر نے ہر غلام کی آمد پر ان کا استقبال کیا۔ اور رؤسا سے کہا۔ کہ آپ ذرا پیچھے ہٹ جائیں۔ اور ان کو آگے بیٹھنے کی جگہ دیں۔ حتیٰ کہ وہ نوجوان رؤسا ہٹتے ہٹتے دروازہ تک جا پہنچے اس زمانہ میں کوئی بڑے بڑے ہال تو ہوتے نہیں تھے۔ ایک چھوٹا سا کمرہ ہوگا۔ چونکہ وہ سب اس میں سما نہیں سکتے تھے۔ اس لئے ان رؤسا کو پیچھے ہٹتے ہٹتے جوتیوں میں بیٹھنا پڑا۔ اس ابتلا کے ذریعہ اللہ تعالےٰ ان رؤسا پر یہ حقیقت واضح کرنا چاہتا تھا۔ کہ اب ساری عزت اسلام کی خدمت میں ہے۔ کسی بڑے خاندان سے ہونا انسان کو عزت کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ اگر ایک ہی بار وہ رؤسا پیچھے ہٹتے۔ تو ان کو احساس بھی نہ ہوتا۔ مگر چونکہ بار بار ان کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس لئے وہ اس بات کو برداشت نہ کر سکے۔ اور اٹھ کر باہر چلے گئے۔ باہر نکل کر وہ ایک دوسرے سے شکایت کرنے لگے۔ کہ دیکھو۔ آج ہماری کیسی ذلت اور رسوائی ہوئی ہے۔ اس پر ان میں سے ایک نوجوان بولا۔ اس میں کس کا قصور ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دنیا میں آئے۔ تو انہوں نے متواتر اور مسلسل لوگوں سے کہا۔ کہ آؤ مجھ کو مان لو۔ مگر ہمارے آباؤ اجداد نے ان کا انکار کیا۔ اور انہیں سخت سے سخت تکالیف پہنچائیں۔ اب اگر ہمیں اس کا کوئی خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔ تو اس میں عمر رضؓ کا کیا قصور ہے ہمارے باپ دادا نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا انکار کیا۔ لیکن ان غلاموں نے آپ کو مان لیا۔ اور اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی کی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج غلاموں کو ہم پر ترجیح دی گئی ہے۔ یہ بات سن کر دوسروں نے کہا. یہ تو درست ہے۔ مگر آج اس ذلت کے داغ کو دھونے کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس پر سب نے آپس میں مشورہ کیا۔ کہ چلو حضرت عمر رضؓ سے ہی پوچھیں۔ کہ اس کا کیا علاج ہے۔ چنانچہ وہ حضرت عمر کے پاس گئے۔ اس وقت مجلس برخاست ہو چکی تھی۔ اور صحابہ رضؓ اپنے اپنے گھروں کو واپس جا چکے تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضؓ سے کہا۔ آج جو واقعہ ہم سے گذرا ہے۔ وہ آپ کو معلوم ہی ہے۔ ہم اس کے متعلق آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ حضرت عمرؓ ان رؤسا کی گذشتہ شان و شوکت سے خوب واقف تھے۔ اور جانتے تھے۔ کہ ان کے باپ دادا مکہ میں کتنی بڑی عزت رکھتے تھے۔ جب انہوں نے یہ بات کہی۔ تو حضرت عمر رضؓ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ میں معذور تھا۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے اسلام کے لئے بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں۔ جب خدا نے ان کو اسلام میں عزت دی۔ تو میرا بھی فرض تھا۔ کہ میں ان کو عزت کے مقام پر بٹھاتا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم یہ سب سمجھ کر آئے ہیں۔ مگر کیا کوئی کفارہ نہیں۔ جس سے یہ ذلت کا داغ ہماری پیشانیوں سے مٹ سکے۔ حضرت عمر پر یہ سوال سن کر ایسی رقت طاری ہوئی۔ کہ غلبہ رقت کی وجہ سے آپ بول بھی نہ سکے۔ صرف آپ نے ہاتھ اٹھایا۔ اور شمال کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ شام میں ان دنوں قیصر کی فوجوں سے اسلامی فوجوں کی جنگ ہو رہی تھی۔ اور آپ کا مطلب یہ تھا۔ کہ اگر تم اس جنگ میں شامل ہو جاؤ۔ تو ممکن ہے۔ اس کا کفارہ ہو جائے۔ وہ نوجوان اس بات کو سمجھ گئے۔ اسی وقت باہر نکلے۔ اونٹوں پر سوار ہوئے۔ اور سب کے سب اس جنگ میں شامل ہونے چلے گئے۔ اور تاریخ بتاتی ہے۔ کہ پھر ان میں سے کوئی ایک شخص بھی زندہ واپس نہ آیا۔ سب کے سب اس جنگ میں قربان اور شہید ہو گئے۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے خاندانوں کے نام پر سے داغ ذلت کو مٹا دیا۔ جب ان لوگوں کا یہ حال تھا۔ جو بعد میں حضرت سرور دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ایمان لے آئے۔ تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ کفار کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ وہ کس طرح ان حالات کو دیکھ دیکھ کر کڑھتے ہوں گے۔ اور کہتے ہوں گے یا لیتنی کنت ترابا۔ یہ تاریخی واقعہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے کا انتظام

احباب اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ

احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو علم ہے۔ کہ ہماری جماعت کی تاریخ اب تک غیر محفوظ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بعض لوگوں نے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ بھی نامکمل ہیں۔ پس سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کیلئے تاریخ سلسلہ احمدیہ کے مکمل کرانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے قریب کے زمانہ کی تاریخ مرتب کی جائیگی۔ تاکہ ضروری واقعات محفوظ ہو سکیں۔ سلسلہ کی تاریخ کئی جلدوں میں مکمل ہوگی۔ تین سال تک کام کا اندازہ ہے۔ اس کی چھپوائی اور لکھائی وغیرہ پر کم از کم تیس پنتیس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے صدر انجمن احمدیہ پر چونکہ اس وقت کافی بار ہے۔ اس لئے اس کام کا علیحدہ انتظام کرنے کے لئے میں احباب جماعت میں سردست صرف مبلغ بارہ ہزار روپیہ کی تحریک اس کام کے لئے کر رہا ہوں جب یہ روپیہ خرچ ہونے کو ہوگا۔ پھر اور اپیل کی جائے گی۔ جماعت کے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ انہیں سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ تا یہ کام جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اس تحریک کے لئے مد کھول دی گئی ہے جو احباب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ "بمد تصنیف تاریخ سلسلہ احمدیہ" بھجوا دیں۔

یہ رقم میرے اختیار میں رہے گی۔ اور میرے ہی دستخطوں سے برآمد ہو سکے گی۔ والسلام

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان و فدیہ رمضان

(از مورخہ ۲۹/۵/۵۳ تا مورخہ ۴/۶/۵۳)

(از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

ذیل میں ان بھائیوں اور بہنوں کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جنہوں نے گذشتہ اعلان کے بعد امداد درویشان اور فدیہ رمضان کی رقوم ارسال فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رقوم امداد اور رقوم فدیہ کو اپنے فضل و رحمت سے قبول فرمائے۔ اور انہیں حسنات دارین سے نوازے۔ جن رقوم میں بھجوانے والوں کی طرف سے کوئی خاص تعیین نہیں ہوتی۔ کہ کہاں خرچ کی جائے۔ وہ دعا کرتے ہوئے اپنی سمجھ کے مطابق مستحقین میں تقسیم کر دی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور ان کی نیکی کو قبول فرمائے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۴/۶/۵۳)

۱۔ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد لطیف صاحب معرفت شیخ مبارک احمد صاحب ہری کرشن روڈ کوئٹہ (امداد درویشان) ۵/-

۲۔ عبد الجلیل خان صاحب اندرون موچی دروازہ لاہور از طرف اہلیہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۲۰/-

۳۔ " " — (امداد درویشان) ۲۵/-

۴۔ بیگم صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب لاہور (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۳۰/-/-

۵۔ چوہدری محمد حسین صاحب ایس۔ ڈی۔ او قاضی احمد ضلع نواب شاہ سندھ (صدقہ) ۱۰/-/-

۶۔ محمد اسمٰعیل صاحب چمن بلوچستان معرفت ایم۔ اے مرزا اینڈ سنز چمن بلوچستان (امداد درویشان) ۵/-

۷۔ " " " (فطرانہ جو دفتر محاسب میں جمع کرایا گیا) ۵/-

۸۔ ڈاکٹر ظفر حسن صاحب پچال کلاں ڈسپنسری ضلع جہلم (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۵/-/-

۹۔ چوہدری دین محمد صاحب ٹنڈو الٰہ یار سندھ بواسطہ ناصر احمد صاحب واقف زندگی " ۱۲/-

۱۰۔ چوہدری محمد بخش صاحب " " " " ۱۲/-

۱۱۔ حسن بی بی صاحبہ " " " " ۱۲/-

۱۲۔ مرزا فتح محمد صاحب سیکرٹری مال باڑہ سندھ از طرف حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب لاڑکانہ (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۶۰/-/-

۱۳۔ چوہدری مختار احمد صاحب کاٹن انسپکٹر بھلوال ضلع سرگودھا از طرف چوہدری غلام احمد صاحب نائب تحصیلدار سرگودھا برادر خود (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۲۵/-/-

۱۴۔ " " " " " " (امداد درویشان) ۵/-/-

۱۵۔ " " " از طرف مبارکہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ خود (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۳۰/-

۱۶۔ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۸۰/-/-

۱۷۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ڈی ایم او کچہری روڈ کراچی چھاؤنی (افطاری برائے درویشان) ۱۵/-

۱۸۔ چوہدری مبشر احمد صاحب چیمبر سندھ (امداد درویشان) ۱۰/-/-

۱۹۔ عبد الرؤف صاحب معرفت عبد الرحمٰن خان صاحب فلپس الیکٹرک کمپنی مال روڈ لاہور (امداد درویشان) ۱۰/-

۲۰۔ عبد الرؤف صاحب معرفت عبد الرحمٰن خان صاحب فلپس الیکٹرک کمپنی مال روڈ لاہور از طرف والد صاحب مرحوم شیخ محمد عبد الرشید صاحب بٹالوی (امداد درویشان) ۱۰/-/-

۲۱۔ " " " " برادرم مرحوم شیخ عبد القیوم صاحب بٹالوی " ۱۰/-/-

۲۲۔ شریف احمد صاحب ابن منشی سراج دین صاحب سرہندی کراچی از طرف والدہ صاحبہ خود (برائے درویشان) ۵/-

۲۳۔ اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (افطاری برائے درویشان) ۵/-

۲۴۔ احمد دین صاحب موچی دروازہ لاہور از طرف دختر خود بیگم اشرف حسین صاحب مسلم ٹاؤن لاہور (فدیہ برائے درویشان) ۲۰/-

۲۵۔ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ جماعت احمدیہ ربوہ (امداد درویشان) ۵/-

۲۶۔ اہلیہ شیخ محمد صدیق صاحب چنیوٹی بواسطہ شیخ احسان علی صاحب لاہور (صدقہ عزیز منیر احمد جو لاہور میں بیمار ہے) ۲۰/-

۲۷۔ فاطمہ بانو صاحبہ اہلیہ محمد یحییٰ خان صاحب مرحوم بواسطہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب ربوہ (امداد درویشان) ۵/-

۲۸۔ والدہ سلمیٰ صاحبہ بذریعہ " " " (صدقہ) ۱۰/-

۲۹۔ عبد السلام صاحب ذرگر سید والہ ضلع شیخوپورہ (امداد درویشان) ۲/-/-

۳۰۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب معتبر ربوہ (امداد درویشان متعلق بقایا وعدہ قادیان) ۲/-/-

۳۱۔ عبد الواحد صاحب ۱۴ زوٹ مارکیٹ کوئٹہ (امداد درویشان) ۵/-/-

۳۲۔ مرزا برکت علی صاحب احمدی گوالمنڈی راولپنڈی (فدیہ رمضان) ۴۰/-/-

۳۳۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری اقبال احمد صاحب جالندھری دفتری حفاظت مرکز ربوہ (صدقہ) ۱/-/-

عرب ملکوں کی مشترکہ کمان نہر سویز کے دفاع کی ذمہ داری سنبھالیگی

امریکی وزیر خارجہ ڈلس نے جنرل نجیب کی پیش کردہ تجویز منظور کر لی۔

قاہرہ ۸ رجون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نہر سویز کا تنازعہ طے کرنے کے سلسلے میں اینگلو مصری مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی غرض سے ان دنوں جو بھی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ان کے کامیاب ہونے کی امید ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل نجیب نے یہ تنازعہ طے کرنے کی غرض سے مسٹر ڈلس کے سامنے جو منصوبہ پیش کیا ہے۔ اسے امریکی وزیر خارجہ نے منظور کر لیا ہے۔ جنرل نجیب کی تجویز یہ ہے۔ کہ عرب ملکوں کی ایک مشترکہ دفاعی کمان بنائی جائے۔ جو سویز کے فوجی اڈوں کی نگرانی کا کام سنبھالے

لندن کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کو بتا دیا ہے۔ کہ پاکستان کو اینگلو مصری اور اینگلو ایرانی تنازعات پر شدید تشویش ہے انہوں نے کہا ہے۔ کہ ان جھگڑوں سے نہ صرف مشرق وسطیٰ کا امن خطرے میں پڑ چکا ہے۔ بلکہ ان ملکوں میں مغربی طاقتوں کے خلاف ناراضگی کا جذبہ پھیلتا جا رہا ہے۔ مسٹر محمد علی نے دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کو یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کا امن خطرے میں پڑ چکا ہے۔ بلکہ ان ملکوں میں مغربی طاقتوں کے خلاف ناراضگی کا جذبہ پھیلتا جا رہا ہے مسٹر محمد علی نے دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کو یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ لازمی طور پر اس کا اثر ساری اسلامی دنیا پر پڑے گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ یہ تنازعات جلد از جلد طے کئے جائیں۔

بسوں کے سلسلہ میں حکومت کے نام حکم امتناعی

کراچی ۸ رجون۔ مقررہ سائز سے زیادہ لمبی بسوں کو شہر میں چلانے کی ممانعت کے خلاف سندھ چیف کورٹ کے مسٹر جسٹس ظہیر الحسن لاری نے چھ عارضی حکم امتناعی جاری کئے ہیں۔ حکومت کو بسوں کے سرٹیفکیٹ آف فٹنس اور پرمٹ کے منسوخ کرنے کے حق سے اس وقت تک باز رکھا گیا ہے۔ جب تک کراچی کی چھ کمپنیوں کی طرف سے حکومت کے خلاف دائر کئے ہوئے مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہو جائے گا۔ جن کمپنیوں نے حکم امتناعی کے لئے درخواستیں دی تھیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔ رحمان ٹرانسپورٹ کمپنی۔ منیر الدین ٹرانسپورٹ کمپنی اسلامستان ٹرانسپورٹ کمپنی۔ اسلام احمد ٹرانسپورٹ کمپنی۔ ... ٹرانسپورٹ کمپنی۔ اور انیس بس سروس ۲۷ رمئی کو ایک اور کمپنی کی درخواست پر حکم امتناعی دیا جا چکا ہے۔ کراچی کے ٹریفک پولیس نے مقررہ سائز سے بڑی بسوں کے خلاف جو مہم چلائی تھی۔ اور تقریباً شہر کی نصف بسوں کو اپنا سائز کم کرنے کا حکم دیا تھا۔

قیوم جمعرات کو لندن روانہ ہونگے

لندن ۸ رجون۔ پاکستان کے وزیر خوراک خان عبدالقیوم خان جو ایک مقامی ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ صحت یاب ہونے پر کل ہسپتال سے آ جائیں گے۔ آپ جمعرات کو لندن سے روانہ ہوں گے۔ اور راستہ میں تین دن تک روم اور استانبول میں قیام کرتے ہوئے کراچی پہنچیں گے۔ پاکستان کے وزیر بیگم محمد علی اور دوسرے لوگ ۱۴ رجون کو لندن سے کراچی روانہ ہوں گے مسٹر محمد علی براستہ روم ایتھنز۔ قاہرہ اور بغداد ۲۳ رجون کی رات کو کراچی پہنچیں گے

لبنان کی کابینہ مستعفی ہو گئی

بیروت ۸ رجون۔ لبنان کے وزیر اعظم مسٹر صائب سلیم کی کابینہ نے آج استعفیٰ دے دیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صدر کامل شمعون نے مخالف جماعتوں کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا تھا۔ کہ جو وزراء آئندہ انتخاب لڑنا چاہتے ہوں۔ وہ استعفیٰ دے دیں۔ اس فیصلے پر صائب سلیم اور کامل شمعون میں اختلاف رائے ہو گیا تھا۔

فضل الحق کراچی کے دورے پر

کراچی ۸ رجون۔ متحدہ بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر اے۔ کے فضل الحق ان دنوں کراچی آئے ہیں۔ ابھی تک ان کے دورے کا مقصد معلوم نہیں ہو سکا۔

لاہور میں اقوام متحدہ کا ریلوے ٹریننگ اسکول

نئی دہلی ۸ رجون۔ ایشیا اور مشرق بعید کے لئے اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن کے سیکرٹری جنرل مسٹر لوکا ناتھن نے آج یہاں انکشاف کیا۔ کہ حکومت پاکستان کے تعاون سے کمیشن لاہور میں آئندہ اکتوبر تک ایک ریلوے ٹریننگ اسکول قائم کرے گا۔ آپ نے کہا۔ وہ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان سے تفصیلات طے کرانے کراچی جا رہے ہیں۔

لکھنؤ ۸ رجون۔ سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اب یو۔پی بھارت میں اناج کی پیداوار کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ بن گیا ہے۔ کل بھارت میں اس سال جتنا گندم پیدا ہوا۔ اس میں سے ... فی صدی یو۔پی نے ص
و دیا ہے۔ یو۔پی کی حکومت اناج کی پیداوار میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

حیدرآباد کے مقدمہ محرم فائرنگ کا فیصلہ چار ملزموں کو ۱۹ سال قید کی سزا

حیدرآباد سندھ ۸ رجون آج یہاں سیشن جج نے حیدرآباد سندھ کے "مقدمہ محرم" کا فیصلہ سنا دیا اس عدالت میں کل گیارہ ملزمان پر مقدمہ چل رہا تھا۔ جن میں سے عدالت نے سات ملزموں کو بری کر دیا۔ اور چار ملزموں کو تعزیرات پاکستان کی آٹھ مختلف دفعات کے تحت مجرم ٹھہرایا۔ اور کل ملا کر ہر ملزم کو انیس انیس سال کی سزائیں دیں۔ لیکن چونکہ یہ سزائیں ایکساتھ چلیں گی۔ اس لئے یہ چاروں ملزم سب سے لمبی سزا پوری کرنے کے بعد رہا ہو جائیں گے۔ سب سے لمبی سزا پانچ سال کی سنائی گئی ہے سزا یافتہ چار ملزموں کے نام یہ ہیں۔ بالو۔ الہ بخش یاسین اور سبحان بخش سیشن جج نے ہر ایک ملزم کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۴۷ کے تحت ۱۲ مہینے ۱۵۱ کے تحت چار مہینے ۳۵۳ کے تحت چھ مہینے ۳۰۲ کے تحت ۱۸ مہینے ۱۴۵ کے تحت ۵ سال ۳۰۵ کے تحت ۵ سال ۳۴۶ کے تحت ۵ سال اور ۲۷ کے تحت ایکسال کی سزا سنائی ہے ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو عاشورے کے روز حیدرآباد سندھ میں فساد ہو گیا تھا۔ شام کے وقت سٹی پولیس سٹیشن کے سامنے۔ پولیس نے فائرنگ کی تھی۔ جس میں دس افراد ہلاک اور لاتعداد زخمی ہوئے تھے۔ اس وقت قاضی فضل اللہ سندھ کے وزیر اعلیٰ تھے۔ انہوں نے اس فائرنگ کی تحقیقات کا حکم دیا۔ اور اس کے بعد محرم فائرنگ کے سلسلے میں۔ جن افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر حیدرآباد سنٹرل جیل میں مقدمہ چلایا گیا۔ جب مسٹر کھوڑو سندھ کے وزیر اعلیٰ بنے تو انہوں نے یہ مقدمہ واپس لے لیا۔ اس پر سیشن کورٹ نے چیف کورٹ سے اپیل کی کہ حکومت نے عدالت کے معاملے میں مداخلت کی ہے اسلئے یہ مقدمہ دوبارہ چلانے کی اجازت دی جائے۔ چیف کورٹ نے یہ اپیل منظور کر لی اور مقدمہ دوبارہ چلانے کا حکم دیدیا ۱۲ مارچ ۱۹۵۲ء کو ان ملزموں کے خلاف دوبارہ مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ عدالت نے آج سزاؤں کا جو فیصلہ سنایا ہے وہ فل سکیپ کے ۱۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ عدالت کے اس فیصلہ کے خلاف۔ چیف کورٹ میں اپیل کی جائے گی۔

برطانیہ نے کبھی پاکستان کا ساتھ نہیں دیا

لنڈن کے آزاد خیال اخبار کا اداریہ

لنڈن ۸ رجون۔ لنڈن کے اخبار ڈیلی ایکسپریس نے پاکستان اور برطانیہ کے آئندہ تعلقات پر آج اپنے اداریہ میں بحث کی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ برطانیہ نے کبھی پاکستان کا ساتھ نہیں دیا مگر اس کے باوجود پاکستان برطانیہ کے ساتھ چپٹا رہا اب برطانیہ چند منٹوں میں اپنے عمل سے ہی پاکستان کو اس پر مجبور کر سکتا ہے کہ وہ برطانوی دولت مشترکہ سے علیحدہ ہو جائے۔

کھارادر کی تاریخی عمارت محکمہ آثار قدیمہ کی نگرانی میں دیجائے گی

کراچی ۸ رجون کھارادر کے اس مکان کو جہاں بانی پاکستان قائد اعظم پیدا ہوئے تھے۔ محکمہ آثار قدیمہ اپنے تحت محفوظ کرے گا۔ اس بلڈنگ میں رہنے والوں کو حکومت متبادل جگہ دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اور بہت جلد اس بلڈنگ کو خالی کرائے گی۔ حال ہی میں پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے اس بلڈنگ کا معائنہ کیا تھا۔

لنڈن میں نہرو اور محمد علی کی ملاقاتیں

کشمیر اور متروکہ جائداد کے مسائل پر غور

لنڈن ۸ رجون پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم کی ایک اور ملاقات بدھ کو ہوگی جس میں وہ کشمیر اور دوسرے متنازعہ مسائل پر غور کریں گے۔ جمعہ اور اتوار کی ملاقاتوں میں۔ وہ ڈھائی گھنٹے تک کشمیر۔ لیاقت نہرو معاہدہ اور متروکہ جائدادوں پر تبادلہ خیال کر چکے ہیں۔ آج پاکستان کابینہ کے سکریٹری مسٹر عزیز احمد اور بھارت کی وزارت خارجہ کے سکریٹری مسٹر پلائی نے بھی بات چیت کی۔ جس کا تعلق آئندہ بدھ کو ہونے والی دونوں وزراء اعظم کی بات چیت سے تھا۔

پاکستان میں سونے کی قیمت دنیا میں سب سے زیادہ ہے

کراچی ۸ رجون۔ مالی ماہرین کا خیال ہے کہ اس وقت پاکستان میں سونے کی قیمتیں دنیا میں مقابلۃً سب سے زیادہ ہیں پاکستان میں سونے کی قیمت کا اندازہ ۵۰ ڈالر فی اونس ہوتی ہے۔ مگر بین الاقوامی فنڈ کی مقررہ قیمت ۳۵ ڈالر ہے۔ بھارت اور ہانگ کانگ میں سونے کی قیمت ۴۷ ڈالر فی اونس ہے۔ ان دنوں خلیج فارس میں سونے کی قیمت ۷۰ اور ۷۱ روپے کے درمیان ہے چونکہ وہاں پاکستانی کرنسی کی قیمت کم ہے اسلئے سونا ناجائز طور پر پاکستان آنا بند ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس درآمد سے خلیج فارس کے تاجروں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ناجائز درآمد بند ہونیکی وجہ سے بھی پاکستان میں سونے کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اصول امن اور صرف امن قائم رکھنا ہے

ڈاکٹر عمر حیات خان ملک کا ریڈیو انٹرویو

بیڈگاڈس برگ (ہوائی ڈاک سے) "ہماری خارجہ پالیسی کا اصول امن اور صرف امن قائم رکھنا ہے" یہ ہیں وہ الفاظ جو ڈاکٹر عمر حیات ملک سفیر پاکستان متعینہ جرمنی نے دیا س۔ یہ بن میں ایک حالیہ ریڈیو انٹرویو میں کہے۔ سفیر موصوف نے کہا "ہماری خواہش ہے کہ اقوام عالم کے درمیان انصاف و آزادی کی بنیاد پر پُر امن تعلقات قائم ہوں۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم اپنے تمام ہم خیال ممالک سے تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ ہم ایشیا کے ان دیگر ممالک سے جو آزادی حاصل کرنے یا اس کے تحفظ کی کوشش کر رہے ہے۔ ہمدردی رکھتے ہیں اور دوسرے ملکوں سے بھی ہمیں ایسی ہی ہمدردی ہے۔ ہماری اس ہمدردی کا ثبوت وہ رویہ اور طریقہ ہے جو ہم نے جملہ مسائل کو ادارہ اقوام متحدہ کے اندر حل کرنے کے سلسلے میں اختیار کیا ہے۔

"جہاں تک ہمارے قریبی ہمسایہ ہندوستان کا تعلق ہے۔ ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے دو مسائل یعنی کشمیر اور نہری پانی کا تنازعہ حل ہو جائیں۔ تاکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دوستی قائم ہو سکے۔"

ڈاکٹر ملک نے تنازعہ کشمیر پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور ہندوستان کے رویہ کی وضاحت کرنے کے بعد کہا۔ کہ ہر شخص کی خواہش ہے۔ کہ یہ تنازعہ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم اس ذاتی ملاقات میں طے کر لیں۔ جو عنقریب ہونے والی ہے۔

نہری پانی کا تنازعہ

سفیر پاکستان نے نہری پانی کا تنازعہ کے سلسلہ میں کہا۔ کہ پاکستان کے دریا ہندوستان سے نکلتے ہیں۔ یا مقبوضہ کشمیر کے علاقہ سے نکلتے ہیں۔ ہندوستان نے پچھلے دو سال کے دوران میں پانی کی رسد جو ہمارے ملک کے لئے زبردست اہمیت رکھتی ہے۔ بہت کم کر دی انہوں نے کہا۔ کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے دو کام کئے جائیں۔ اول تو پانی کی رسد پر وہی شرح لگائی جائے۔ جو تقسیم ملک سے قبل لگائی جاتی تھی۔ اور دوسرے یہ دونوں ملک آئندہ آل وسائل سے بین الاقوامی بنک کے تعاون سے فائدہ اٹھائیں۔ ڈاکٹر ملک نے بھائی مہاجرین کے مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ "واقعہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے کچھ صوبوں میں اب ایک مسلمان بھی باقی نہیں رہا ہے۔ اور بالخصوص سرحدی علاقوں کی یہی صورت حال ہے۔"

انہوں نے پاکستان اور جرمنی کے تجارتی معاہدہ کا ذکر کیا۔ اور ریڈیو انٹرویو سے قبل برلن کی ٹیکنیکل یونیورسٹی کی دعوت پر "پاکستان کے مسائل" پر ایک لیکچر دیا۔ سفیر موصوف یونیورسٹی کے اعزازی مہمان تھے۔ اور یونیورسٹی میں برلن کے مشیر صاحبان وائس چانسلر اور پروفیسروں نے ان سے ملاقات کی۔

کراچی میں زرعی اراضی پر دعاوی کا رجسٹریشن

کراچی ۸ جون: حکومت کراچی کے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کراچی میں زرعی اراضی کے دعاوی کے رجسٹریشن کے سلسلے میں مقررہ فارموں پر درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون مقرر کی گئی ہے۔ جو لوگ یکم مارچ ۱۹۴۷ء کو صوبہ مشرقی پنجاب دہلی۔ ہماچل پردیش۔ مشرقی پنجاب کی ریاستی یونین بھرت پور۔ الور اور بیکانیر کی ریاستوں میں تقسیم ملک فسادات کے بعد زرعی اراضی یا اس پر اپنا کوئی حق چھوڑ آئے ہیں۔ اور جن کے دعاوی کہیں اور رجسٹر نہیں ہوئے وہ اپنی درخواستیں مختیار کار اور سیٹلمنٹ افسر کراچی کو بھیجدیں۔

گھریلو صنعتوں کی اشیاء کے شو روم

حیدر آباد ۸ جون: سندھ کی گھریلو صنعتوں کی تیار کردہ اشیاء کی فروخت کے لئے حکومت سندھ نے مصنوعات کے لئے شو روم اور فروخت کے مرکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ مرکز حیدر آباد اور سکھر میں ہوں گے۔ اس فیصلہ کا مقصد گھریلو صنعتوں کو ترقی دینا ہے۔ جنہیں فروخت کی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے نازک بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ امداد باہمی کی انجمن کی وساطت سے بھی مصنوعات کی فروخت کی تجویز ہے۔

ایورسٹ کی مہم ۱۴ جون کو کھٹمنڈو پہنچ گئی!

کھٹمنڈو ۸ جون: ایورسٹ کو سر کرنے والی برطانوی مہم آج نامشے بازار سے کھٹمنڈو روانہ ہو گئی۔ جہاں وہ ۱۴ جون تک پہنچ جائے گی۔ نامشے بازار کھٹمنڈو سے ۱۷۰ میل دور ہے۔

اٹلی میں سرکاری پارٹی انتخابات جیت لیگی

روم ۸ جون: اٹلی کے عام انتخابات کا آج دوسرا دن ہے۔ توقع ہے کہ اس مرتبہ ۹۵ فی صدی رائے دہندگان حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ اب تک تو یہ اندازہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ وزیر اعظم گسپیری کی پارٹی انتخاب میں کامیاب ہو جائے گی لیکن کمیونسٹ اور بائیں بازو کی دوسری جماعتوں کو توقع ہے کہ انہیں نمایاں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔

لائق علی کی زمین کاشتکاروں میں تقسیم ہوگی

حیدر آباد دکن ۸ جون: ریاست حیدر آباد کی مزدور سنگھ کے نائب صدر ایس۔ بی گری نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ حیدر آباد کے سابق وزیر اعلیٰ میر لائق علی کی زرعی املاک کو ان مزدوروں میں تقسیم کر دیا جائے۔ جو گذشتہ بارہ سال سے اس کی کاشت کر رہے ہیں۔ ۵ ہزار ایکڑ کی اس اراضی کو میر لائق علی کے پاکستان جانے کے بعد کسٹوڈین نے اپنی تحویل میں لے لیا تھا۔ اب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس زمین کو پلاٹوں میں تقسیم کر کے [illegible]

سکھر کے سات سو مہاجرین کو آباد کرنے کا منصوبہ

سکھر ۸ جون: سندھ کے وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار نے کل ضلع کے آبادی کمشنر اور سکھر کے کلکٹر کے ساتھ ایک جلسہ میں شرکت کی۔ اس کانفرنس میں سکھر کے سات سو مہاجر خاندانوں کو آباد کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ بتایا گیا ہے۔ کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے دونوں افسروں کو ہدایت کی۔ کہ وہ کوئی مناسب جگہ تلاش کریں۔ جہاں ان مہاجروں کے لئے نئے مکانات تعمیر کئے جا سکیں۔

مسٹر ٹیننگ اور ہلیری کی ایورسٹ تک پہنچنے کی تفصیلات

نئی دہلی ۹ ر جون ۔ سٹیٹسمن دہلی میں "ٹائمیز لنڈن" کے نامہ نگار کی خط وکتابت چھپی ہے۔ جو ایورسٹ پر چڑھنے والی مہم کے ساتھ تھا۔ ان خطوط سے جو نامہ نگار نے بھیجے ہیں ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تیننگ اور مسٹر ہلیری ایورسٹ کی چوٹی پر ۲۹ ر مئی کو دوپہر کے ساڑھے گیارہ بجے پہنچے تھے۔ لیکن وہاں انہوں نے پندرہ منٹ گزارے۔ خط میں کہا گیا ہے۔ کہ تیننگ نے یہ عرصہ کیک کھاتے ہوئے اور فوٹو لیتے ہوئے گزارا۔ اس غرض کے لئے ہلیری نے اس کے منہ پر سے آکسیجن کی تھیلی اتار دی تھی۔ لیکن اس سے اس پر کوئی برا اثر نہیں پڑا۔ تیننگ نے ان جھنڈوں کو جو چوٹی پر لہرائے گئے تھے۔ علیحدہ کرتے ہوئے اپنا فوٹو بھی کھنچوایا۔ ہلیری کا بیان ہے۔ کہ چوٹی پر چڑھنے کی آخری کوشش آٹھویں کیمپ سے کی گئی۔ یہ کیمپ ستائیس ہزار آٹھ سو فٹ کی بلندی پر قائم کیا گیا تھا۔ آج تک اتنی بلندی پر کوئی کیمپ قائم نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے ۲۸ ر مئی کی رات اس کیمپ میں بسر کی۔ اور ۲۹ ر مئی کی صبح کو ۶ بجے کیمپ سے روانہ ہو گئے۔ نو بجے وہ جنوبی چوٹی پر پہنچ گئے۔ اور وہاں دس منٹ ٹھیر کر انہوں نے ایورسٹ کی راہ میں اس آخری پہاڑی کو بھی عبور کر لیا۔ ساڑھے گیارہ بجے وہ ایورسٹ کی چوٹی پر پہنچ گئے۔

پاکستان شاہراہ ترقی پر

کرسچین سائنس مانیٹر کا اظہار خیال

واشنگٹن ۹ ر جون ۔ "پاکستان دولت مشترکہ کا نیا لیکن دوسرا سب سے بڑا ملک ہے۔ یہ زمانہ حال میں اس بات کی نمایاں مثال ہے۔ کہ یقین و اعتماد کے ساتھ کتنا ٹھوس تعمیری کام انجام دیا جا سکتا ہے"۔ یہ ہیں وہ خیالات جو مسٹر جارڈن گراہم نے پاکستان کے متعلق اپنے اس مقالہ میں ظاہر کئے ہیں جو "کرسچین سائنس مانیٹر" میں شائع ہوا ہے۔ اس مقالہ کے اقتباسات مندرجہ ذیل ہیں:- "دس سال قبل پاکستان محض ایک سوال کا جواب تھا۔ سوال یہ تھا۔ کہ غیر منقسم ہندوستان کی مستقبل میں کیا شکل ہو؟ ہندوستانی مسلمانوں کی طرف سے اس کا جواب پاکستان تھا۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ محض ایک سیاسی نعرہ ہے۔ لیکن جب پاکستان واقعی ۱۴ ر اگست ۴۷ء کو قائم ہو گیا۔ تو سوال کی نوعیت بھی بدل گئی اب یہ سوال کیا جانے لگا۔ کہ "یہ کب تک قائم رہیگا"۔ پاکستانیوں نے اس سوال کا بھی جواب دے دیا آج پاکستان دنیا کا نہ صرف سب سے بڑا اسلامی

وزیر تعلیم کوئٹہ جائیں گے

کراچی ۹ ر جون ۔ آنریبل مسٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر تعلیم پاکستان ۱۷ ر جون کو کوئٹہ روانہ ہوں گے۔ اور ۲۳ ر جون کو واپس آئیں گے۔ آنریبل موصوف کوئٹہ کے دوران قیام میں وہاں کے افسران تعلیم سے ملاقات کریں گے۔ اور بلوچستان کی جو مرکزی حکومت کے نظم ونسق میں ہے۔ تعلیم کی صورتِ حال کا مطالعہ کریں گے۔

سعودی عرب جانے والے زائرین پر پابندیاں

ڈائرکٹر جنرل صحت حکومت پاکستان کو عالمی ادارہ صحت سے موصول شدہ اطلاع کے مطابق حکومت سعودی عرب چاہتی ہے۔ کہ حجاز جانے والے تمام زائرین کے پاس ہیضہ اور چیچک کے ٹیکہ کے جائز بین الاقوامی سرٹیفیکیٹ ہوں۔ ہیضہ کے ٹیکہ کے سرٹیفیکیٹ میں یہ ظاہر ہونا چاہیئے۔ کہ دو ٹیکے سات دنوں کے وقفہ سے لگائے گئے ہیں ہیضہ کے ٹیکہ کے جائز رہنے کی مدت چھ دن سے چھ ماہ تک ہے۔ چیچک کے ٹیکہ کے سرٹیفیکیٹ کے جائز رہنے کی مدت آٹھ دن سے تین سال تک ہے۔ حجاز جانے والے زائرین کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ حکومت سعودی عرب کی مندرجہ بالا شرائط کو پورا کریں۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلبہ دشمنانِ اسلام پر (بقیہ صفحہ)

اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے تاریخ شاہد ناطق ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی مخالفت کا خمیازہ نہ صرف اول المکفرین کو بھگتنا پڑتا ہے بلکہ اسی ذلت اور رسوائی کی چکی میں ان کی اولادوں کو بھی پسنا پڑتا ہے۔ خواہ وہ بعد میں انبیاء کی جماعتوں میں داخل بھی ہو جائیں۔ بشرطیکہ "یا لیتنی کنت ترابا"۔ کی پیشگوئی کا ظہور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمنوں کے وجود اور ان کی نسلوں کے ذریعہ کس عظیم الشان طریقہ پر پورا ہوا۔ (باقی)

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی خدمت میں ٹیکساس کی شہریت کا اعزاز پیش کیا جائے گا

کراچی ۹ ر جون ۔ ریاست ٹیکساس کے "اچھے ہمسائیوں کے وفد" کی لیڈر مسز پرسٹن ایچ ڈائل نے کل یہاں ایک ملاقات میں کہا کہ ہم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو جب وہ ہماری ریاست میں آئیں گے ۔ ٹیکساس کی شہریت کا اعزاز پیش کریں گے۔ مسز ڈائل نے جنہوں نے وفد کی دوسری ممبرات کے ساتھ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے کل آدھ گھنٹے تک ملاقات کی تھی بعد میں کہا کہ ہم چوہدری صاحب کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وفد نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو ہز ایکسلنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان کے لئے خیر سگالی کا پیغام اور ٹیکساس کی بین الاقوامی تعلقات کی کونسل کی اعزازی کارکنیت کا سرٹیفکٹ دیا ہے۔ اور آپ سے درخواست کی ہے۔ کہ اسے گورنر جنرل تک پہنچا دیا جائے ۔ انہوں نے کہا ہمیں امید ہے کہ گورنر جنرل اس رکنیت کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ انہوں نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ گورنر جنرل کے کوئٹہ چلے جانے سے وہ ان سے ملاقات نہ کر سکیں۔ مسز ڈائل نے کہا ہم نے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے وعدہ لے لیا ہے کہ جب وہ امریکہ آئیں گے تو ٹیکساس بھی آئیں گے۔ جہاں انہیں ریاست کا اعزازی شہری ہونے کا اعزاز

جنوبی کوریا کے طول وعرض میں زبردست مظاہرے

سیئول ۹ ر جون ۔ جنوبی کوریا کے ۲۰ لاکھ باشندوں نے ۔ آج ملک کے طول وعرض میں زبردست مظاہرے کئے اور صلح کے خلاف نعرے لگائے سیئول میں دس ہزار مظاہرین نے شہر کے مختلف علاقوں کا گشت لگایا۔ یہ لوگ بڑے بڑے پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر لکھا ہوا تھا "شمالی کوریا کی جانب مارچ کرو اور قوم کو متحد کرو" تقریباً ایک ہزار طالبات۔ جو سفید یونیفارم پہنے ہوئے تھیں سیئول میں پولیس اور اقوام متحدہ کے حفاظتی دستہ کے حلقے کو توڑ کر ان احاطوں میں داخل ہو گئیں جہاں اقوام متحدہ کے جنگی خط وکتابت کے محکمہ کی عمارت ہے اور وہاں پر نعرے لگائے "کوریا کو متحد کرو"۔ "اقوام متحدہ ہمارے ملک کو متحد کرنے کی ذمہ داری قبول کرے"۔ جنوبی کوریا کی پولیس نے اقوام متحدہ کے محکموں سفارتی مشنوں اور سرکاری بنگلوں کے اردگرد زبردست گھیرا ڈالے رکھا۔

نئی دہلی ۹ ر جون ۔ دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دہلی اور نئی دہلی کے تمام علاقہ میں مزید ایک ماہ کے لئے جلسوں جلوسوں اور مظاہروں پر پابندی لگا دی ہے

ملتان کے قریب نہر میں شگاف پڑ گیا

ملتان ۹ ر جون معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں ملتان میں کچا کھوہ کے قریب ایک نہر میں شگاف پڑ گیا۔ لیکن افسروں اور کسانوں کی متحدہ اور بروقت کوششوں سے اس شگاف کو بند کر دیا گیا۔ اور اس طرح کئی دیہات تباہی سے بچ گئے۔

جن سنگھی قیدیوں کا جیل کے حکام پر حملہ

نئی دہلی ۹ ر جون ۔ دہلی میں کل کئی جن سنگھی قیدیوں نے جیل کے افسروں پر حملہ کر دیا۔ جس سے کئی وارڈنوں اور قیدیوں کو زخم آئے ۔ ایک ہلکے لاٹھی چارج کے بعد صورت حال قابو میں آگئی۔ یہ واقعہ گنتی کے وقت بعض قیدیوں کے لائن میں کھڑے ہونے سے انکار کرنے پر پیش آیا۔

ایٹمی راز افشا کرنے والے میاں بیوی کی سزائے موت کے خلاف آخری اپیل بھی رد کر دی گئی

نیویارک ۹ ر جون ۔ جولیس اور ایتھل روزن برگ دو میاں بیوی کی سزائے موت کے خلاف آخری اپیل بھی کل رد کر دی گئی۔ ان دونو کو ایٹمی راز افشاء کرنے کے جرم میں سزائے موت دی گئی ہے۔ موجودہ اپیل ان سزاؤں پر غور کرنے کے لئے۔ ایک نیا ٹریبونل قائم کرنے کے بارہ میں کی گئی تھی۔ یہ اپیل ارونگ کاف مین نے رد کی ہے۔ یہ وہی جج ہے جس نے ان دونوں کو سزائے موت دی تھی۔

سندھ میں آبپاشی کے لئے مزید پانی

سکھر ۹ ر جون سندھ کے وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبد الستار نے سندھ کے چیف انجنیر اور شمالی حلقہ کے ایگزیکٹو انجنیر سے بیراج ملاقات کی اور ان سے آبپاشی کے لئے اور پانی مہیا کرنے کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔